

۱۹۳۱ء
1931
LUCKNOW
OUDHPUNCH
1931
M. B. KHAN ARTIST LUCKNOW

حسن یا نظیر لطف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق عجیب دلچسپ نظم ہے جسے اُن کی شاعری کی شاعرانہ استادی سے لطف اٹھائیے قیمت فی جلد ۱۲ ٹکٹ بھیجیئے وی پی اور منی آرڈر علیحدہ ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات و ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں۔ ہر کتاب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ اس کے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔ قیمت فی جلد سے اودھ پنچ ہر دلعزیز پرچہ ہے۔ آپ بھی اشتہار دے کے فائدہ اٹھائیے "منیجر"

توجہ طلب

(۱) اودھ پنچ میں علاوہ کی خبریں نہیں ہوتیں، نہ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے ہودہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ ہیجان و اشتعال پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل اصلاح امور پر خندہ زن ہوتا ہے۔ دوسرے پنچ کی نقل بھی کرتے ہیں اور اگرچہ بھی اودھ پنچ صرف اپنی نفاست و ظرافت کی بنا پر ان تکلفات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر خندہ نہ فرمائیے۔ شرحِ قیمت کی پرچہ پڑھ جائیے اس لیے کہ اگر دونوں میں فرق ہے بلکہ افادیت کی جدت دیکھئے کی رعایت بھی ہوئی ہے اور رعایت کنندہ تیز نتائج واقعات اور ضروری اصلاحات، اخلاقی و سیاسی مدد بھی پر نظر رکھیے انشاء اللہ سال بھر کے تجربہ میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر ریزے مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

(قواعد و ضوابط)

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) کم مایہ شاگردان مدارس کے ساتھ ہیڈ ماسٹر کی تصدیق پر بشرط سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائیگی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) طالبانِ مفت اگر آپ صاحب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو کوشش لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوا کر اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ دوم خریدار قدردانی کو کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا تنگی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۴) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ کوئی صاحب ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔ یہاں سے ہم جو جو معاملہ اُن سے ہو گیا ذکر ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر خبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ جوابی خطوط کا نام فرمائیے۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے وہ تقاضے پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو آگے کرنے کی عادت ہو جائیے جس عادت کا علاج یہی ہے کہ مقدمہ ضرورت باہمی کیا جائے۔ پہلی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نام درج کرنا مقصود نہیں ہے لہذا معذرت قبول نہیں ہوتا۔

(۵) جو مضامین اودھ پنچ کی کل پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے واپسی کے ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۶) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اور مناسب

نوٹ: جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے ورنہ تعمیل میں دیر ہوگی

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سوراجیہ آپ کے لیے بیکار ہے

اگر آپ بیکار ہیں اور ترقی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو سوراجی ترقی حاصل ہو جانے پر بھی کیا کر سکتے ہیں۔ اب جلد ہی سوراج ملنے والا ہے۔ اپنے انگ انگ کو گریس کا استعمال کرکے جسمانی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان، احتلام اور ہر قسم کی کمزوری سے نجات حاصل کریں۔ اور سوراج کا مزہ لیجیے۔ گولیاں تیار ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی عہ ۵ ڈبیہ ۴ روپیہ (للعہ) صحت و تندرستی کی نعمت دلانے کی اشتہار عمدہ مضامین سے پُر کتاب کام شاستر بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

جلد ۱۶ نمبر ۳۶

مضامین

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء

شعر مرا بمدرسہ کہ برد

سنتے تھے بالا مثل بہت دنوں سے سنا کرتے تھے مگر اس کا مصداق آج رسالہ ساقی جلد (۵) نمبر ۳ بابت ستمبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۹۸ میں دیکھا جناب سید خورشید حسن صاحب فرخ عرف دولہا صاحب مرحوم کے کلام پر ایک سلسلہ نکتہ چینی نے خامہ فرسائی کی ہے اور ابھی صرف پانچ صفحات لکھے ہیں باقی کا آئندہ نمبروں میں وعدہ کیا ہے۔ اسکے متعلق کچھ کہنا گو کہ قبل از وقت ہے بعد ختم ریویو مناسب تھا۔ مگر جس طرح معترض صاحب کے مزاج میں جلدی ہے کہ ادھورا مضمون شائع کر دیا ہم کو بھی تعجیل مد نظر ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ صرف دو اعتراضوں سے تعرض کیا گیا ہے۔ انہیں سے باقی اعتراضات کا حال بھی ظاہر ہو جائے گا کہ

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اُمید ہے کہ بجز ان اعتراضات کی طرف کوئی توجہ بھی نہ کرے گا اور نہ جوابات کی جستجو۔ ان اعتراضات کو دیکھ کے بے ساختہ ہنسی آتی ہے لہذا پنچ سے بہتر اور کوئی پرچہ اسکی اشاعت کے لیے موزوں نہیں۔ معترض صاحب کی استعداد علمی کا کچھ پتہ نہیں مگر معلوم ہوتی ہے۔ خود اعتراضات اسکے شاہد ہیں مگر حوصلہ بڑا ہے۔ دیو اور آہن سے ٹکر لڑانا چاہتے ہیں۔ خدا راس لائے۔

پہلا اعتراض (۲۳۔ لیب ۹۸) سے

اخفشِ چمن عرق کا لطافت ہے آب سے
نازک بدن کے رنگ گل کے خواب سے

معترض۔ یہ شعر کم رشتے کی تعریف میں ہے مگر گل کے خواب کا مطلب نہ سمجھ سکا۔

گذارش۔ ہم کو بھی آپ کی سچائی سے اتفاق ہے چونکہ بقول آپ کے اگر کسی شعر کا مطلب نہ سمجھ میں آئے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اسکول کی کتابوں کی طرح اس مرثیہ کی نہ کوئی کنجی چھپی ہے نہ شرح لیکن تعجب خیز یہ امر ہے کہ سمجھنے کی استعداد سے خود خالی ہیں اور اعتراض فرماتے ہیں شاعر پر۔ بظاہر خواب کی لفظ نے یہ سب کچھ کیا خواب کے معنی غالباً نیند کے مراد لیے ہیں جو یہاں چسپاں نہیں ہو سکتے۔ خواب کے دوسرے معنی کی طرف ذہن منتقل ہی نہ ہوا۔

اگر معترض صاحب بہار عجم (لغات اصطلاحات) میں خواب کو دیکھ لیتے تو کافی تھا۔ عبارت بہار عجم ہے "خواب مخمل چیزے مثل پشم کہ قالی و مخمل را می باشد و باعث خوشنمائی اوست۔ و آن را پرز گویند" ظہوری سے

تا در بساط چمن چیدہ ز خواب مخمل
خواہم بیدار و رسانہ ز خوابی جو خواب مخمل

نوازش خاں اُمید سے

کی توانند با نزاکت دیپکان تقریر کرد
خواب مخمل را توانند گر کسے تعبیر کرد ۔ ایضاً

در لغت کمخواب کے تحت میں کمخواب قماشے است معروف از ابریشم و بہترین آں در گجرات و احمد آباد بافند چوں خوابش بہ نسبت خواب مخمل کمتر باشد چنیں تسمیہ کردہ اند و بریں تقدیر باید کہ بصحیح کمخواب بود باشد و کمخا مخفف آں "

ہم کو بھی معترض سے ہمدردی ہے۔ استعداد کی کمی جو روز بروز دکھلانے دیکھنا پڑتا ہے۔ چاہے وہ خواب ہی سے تعلق رکھتا ہو۔

دوسرا اعتراض (اعتراض ۲۷ لیب ۱۱۷)

شانوں سے خوں رواں ہوا تیزاب کی طرح
بہنے لگا جری کا لعاب کی طرح

معترض۔ (۱) تیزاب کی ترکیب بھونڈی ہے۔ (۲) قافیہ میں ایطا جلی ہے جو مخل فصاحت ہے

مدیر ساقی۔ لفظ تیزاب اگرچہ مرکب ہے مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے اس میں لفظ آب کلمہ کا جزو اصلی معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح کہ سیلاب سیلاب میں۔ لہذا تیزاب کو آب کے ساتھ قافیہ کرتے ہیں ایطا نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو خفی ہے۔ جلی شعر۔

سحر اس کے نہانے سے لب کا آب ہوا
حباب بحر ہر اک شیشۂ گلاب ہوا

گذارش۔ صحیح ورد ہے چنیں شعر را سے چناں جائے تعجب ہے کہ معترض صاحب نے جا بجا جو مصرع ناپسند ہوا ہے اُسے اصلاح بھی دے دی ہے۔ مگر اس مصرع پر طبع آزمائی کی تکلیف گوارا نہ کی اور نہ یہ خیال کیا کہ خون کو اگر تیزاب سے تشبیہ دی جائے تو وجہ شبہ کیا ہوگی۔ اور مدیر صاحب نے بھی کوئی تنبیہ سے افادہ فرمایا۔ ایطا جلی تسلیم ہی کر لیا۔ یہ اسباب ہے کہ لطف تشبیہ کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی کہ آخر لہو بہنے میں اور تیزاب میں کیا مناسبت ہے۔ اب ہم سنیے معترض صاحب کے پہلے اس شعر پر کاتب صاحب کی اصلاح ہو چکی ہے جو معترض صاحب سے کہیں زیادہ نازک خیال ہیں؟ انھوں نے جتنی کتابیں اسوقت تک قلم اصلاح رقم سے تحریر فرمائی ہونگی اسقدر کتابیں معترض صاحب نے دیکھی بھی نہ ہونگی کاتب صاحب نے اصلاح بھی وہ دی کہ معترض صاحب و مدیر صاحب کے ہاتھ نہ لگی اور اصل لفظ تک کسی کا ذہن نہ پہونچا۔

اب ملاحظہ ہو آپ کی فرزندگی اور اصل نسخہ میں جو تیزاب نہیں ہے۔ جو کسی سائنس کے لیباریٹری میں سکار رہتا ہے یا کسی شے (رنگ) کا کام کرنے والا کے دوکان پر ہوتا ہے یہ میزاب ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ عربی لفظ ہے لیکن ہم لوگوں کے کان آشنا ہیں۔ بلکہ نامانوس نہیں ہے شہادت کیلئے لاؤ کسی چند عرائض نویس محکمہ رجسٹری کی تحریریں بلکہ اور بھی انکے بھائی بند کی موجود ہیں بابت تنازعہ میں صحن و دالان کی تشریح تصریح یوں کیجاتی ہے "عالیہ الباب والمیزاب" مگر آپ کو کیا غرض کاتب نے تیزاب کر دیا آپ نے اسی کو صحیح جانا۔ یہ اقتباس عربی عبارت سے فرخ مرحوم نے کیا ہے "فسال الدم کالمیزاب" شانے سے مثل پرنالے کے بہنے لگا۔

پیچھے نہ اب وہ بھونڈی ترکیب ہے اور نہ ایطا کا

[illegible]

یافتنی ہے اور دستیاب ہے۔

ہم اس اعتراض کے بارے میں بھی معترض صاحب سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ آجکل زبان اُردو الفاظ عربی و فارسی سے معرّا کی جا رہی ہے۔ اُردو دانی کی یہ حد ہے کہ مدرسوں کی اُردو کورس کی کتابیں پڑھ لیں اور زبان داں ہو گئے اگر خدانخواستہ کسی ہائی اسکول یا کالج کے مدرس ہو گئے تو اب تو اُن کی تحقیق کی حد و نہایت ہی نہیں۔ عربی کا شعر ہے

کفی المرء نقصاناً ان یقال بانّہ
معلم اطفال و لو کان فاضلاً

انسان کے لیے اسی قدر منقصت کافی ہے کہ لوگ اسکو معلم اطفال کہیں اگرچہ وہ فاضل ہو۔ تو یہ ہے چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھا پڑھا کر دماغ بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ چند طلبہ کے سامنے اپنا علم کمال ظاہر کرتے کرتے دانانیت آ جاتی ہے۔ اسکا یہ انجام کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ اور تماشا اُردو ایک خاص طرز کی ہو گئی ہے فارسی و عربی نہ جاننے سے صاف صاف تو انکار کرنا مناسب نہیں ہے مگر عذر ہے کہ خالص اُردو ہم کو پسند ہے اور (خالص اُردو لکھنی بہت دشوار ہے) وجہ یہ ہے کہ عربی و فارسی و ترکی اسلامی زبانیں ہیں۔ آج جسقدر بیگانگی ہو اسی قدر بہتر ہے۔ ہم تو ہندی ہیں

مع: سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا۔

اب فارسی عربی الفاظ سے کیوں آشنا رہیں ہم کو عالم علم اُردوے خالص میں عربی و فارسی سے کیا کام اعتراضات کی بانگی دیکھنے کے بعد شاید ہماری رائے اس بارے میں جلد ناظرین بھی کریں گے کہ وہ بھی ضرورت جواب نیست۔

راقم

واے برجان جہل

اسیر زلف سیاہ

امریکہ کی ایک شوخ چشم دوشیزہ مس ... نے حال ہی میں دو کہانیاں لکھی ہیں۔ ایک تو آپ بیتی کے ڈھنگ پر ہے اور دوسری جگ بیتی کے طرز پر۔ آپ بیتی کا نام مس صاحبہ نے جنٹلمین پریفر بلونڈز (یعنی صباحت کے علاوہ ...) رکھا ہے۔ جگ بیتی کو ... جنٹلمین میری برونٹس ... کے نام سے موسوم کیا ہے۔ عزیزی اعجاز حسین صاحب ... نے جو اردو زبان کے ایک ہونہار خادم ہیں ہماری خواہش پر ناظرین پنچ کے لیے ملاحت کی کہانی کا ترجمہ کر دیا ہے۔ یہ ترجمہ بالاقساط پنچ میں طبع ہوتا رہے گا۔

اس موقع پر یہ واضح کر دینا البتہ ضروری ہے کہ مس ... کی تصنیفات موجودہ زمانہ کی طرز کا بہترین نمونہ ہیں۔ ان مس صاحبہ کا رنگ اچھا ہے۔ یہ نہایت ہی سادگی سے دنیا کی تمام واقعات پر ... خصوصاً امریکہ کے ہر شعبہ زندگی پر نظر ڈالتی ہیں اور ہر ایک پر کوئی نہ کوئی اعتراض جڑ دیتی ہیں۔ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے کوئی مضحک بات کہہ دی یا کسی عیب کو نمایاں کیا۔ کوئی بات ظاہر ... معلوم ہو گی وہ عریاں سے عریاں واقعات اس طرح بیان کر جاتی ہیں کہ کسی کو ذرا بھی عریانی کا خیال بھی نہیں آ پاتا۔ عاقلاں را اشارہ کافی است۔ ناظرین اودھ پنچ ماشاء اللہ خود ہی سمجھ والے ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ سب کچھ دیکھ بھال لیں گے۔ پنچ

باب اول

میرے پاس آجکل کوئی کام نہیں۔ اور وقت بہت سا ہے۔ اسلیے میں ایک ڈائری بھر ڈالا کرنا چاہتی ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک نوجوان عورتوں میں سے ہوں جن کے دل میں نئی نئی خواہشیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ دوسرے میری دانست میں ہر اس شادی شدہ عورت کو جو اتنی دولتمند ہو کہ گھر کا انتظام نوکر چاکر کرتے ہوں، خود کوئی نہ کوئی کام ضرور کرنا چاہیے خصوصاً ایسی حالت میں اور بھی جبکہ اسکی شادی میرے شوہر کے سے آدمی سے ہوئی ہو۔ اسلیے کہ گھر پر یہ قسم کے مرد ہیں۔ اور سالگرہ ... بھی گھر پر ... قدردانوں سے ہماری دوستی ہوگی میں اسلیے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہوں میں اسلیے کام اسلیے بھی ضروری سمجھتی ہوں کہ میں نے اپنی بہن کا شوہر دیکھا ہے جو مجھ سے کہتا ہے کہ مجھے ہر قسم کے بہت آدمیوں سے ملنا چاہیے۔ اور جب تک کہ میرے میاں کے پاس روپیہ ہے میں ان صاحبان فہم و ادراک سے ملنا زیادہ پسند کرتی ہوں جنکے اعلیٰ خیالات ظاہر ہی موجود ہوں۔ میں اسی لیے ہمیشہ نئے خیالات لے کے گھر لوٹتی ہوں۔ اور جب اُن سے ملاقات ہوتی ہے تو میں کوئی نہ کوئی بات کہنے کے قابل ہوتی ہوں۔ اگر ہم دونوں سال ... ایک ساتھ گزاریں تو ہم میں سے کسی کے خیال میں کوئی تازگی باقی نہ رہ جائے گی۔ اور یہ تازہ خیالات ہی ہیں جو گھروں میں گرما گرمی پیدا کرتے اور عشق و محبت کے گلنار چہروں کو طلاق کی بے رونقی سے بچا لیتے ہیں۔

ہاں تو شادی ہوتے ہی میں نے جو سب سے پہلا کام خود شروع کیا وہ فلم تیار کرنا تھا۔ ہم نے مسٹر ... پر ایک بہترین ڈرامہ لکھوایا۔ لیکن جب سینریو تیار کرنے کی نوبت آئی تو خوب پیچ ہوئی۔ سینریو لکھنے والے صاحب کہتے تھے کہ ڈرامہ میں سوا نفسیات کے اور کچھ نہ ہونا چاہیے۔ مگر ... صاحب کی خواہش تھی کہ ڈرامہ کو عام پسند سین اور خوبصورت سینریوں سے مملو ہونا چاہیے۔ اور میرے میاں کہتے تھے کہ ڈرامہ کو ایک بہت بڑے اخلاقی سبق سے پُر ہونا چاہیے۔ مجھے زیادہ اس سے کوئی مطلب نہ تھا کہ ڈرامہ میں کونسی کیفیت غالب ہو ہاں میں یہ ضرور چاہتی تھی کہ وہ اس فن کے لطیف تصور سے مملو ہو کیا میں پیرو بچے درختوں کے گرد ناچا ... پھرے اور میں اُن کے پیچھے چپکے چپکے اس طرح آؤں کہ بچوں کھیلوں جس طرح بلی کھیلتی ہے۔ جب ہم نے ... صاحب سے جن کی بہت بڑی فلم کمپنی ہے سارا ... کہا تو سب سے عمدہ طریقہ یہ تھا کہ اس ڈرامہ کو تمام چیزوں سے بھر دو

بس اب کیا تھا ... نہایت ہی

لینا کوئی آسان کام نہیں۔ اسلیئے کہ جب کوئی ایسی جگہ جہاں کہ ہم لوگ تصویریں لینے کے واسطے تیار ہوتے تھے تو کوئی نہ کوئی (سنسنی پھیلانے والا) یا کوئی اور بڑا آدمی کیمرے کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا میرا مطلب یہ ہے کہ واشنگٹن میں جہاں تو ٹاکی کیمرا ہوتا اسکے سامنے ہمیں اکثر بڑے بڑے آدمی کھڑے ملیں گے۔ ان لوگوں کو اپنے رُخ زیبا سے اتنی محبت ہے کہ وہ اپنے سوا کسی دوسرے کو اس سے نظر بازی کا موقع ہی نہیں دینا چاہتے۔ مشکل یہ تھی کہ اگر ڈراما میں ان لوگوں کی تصویریں بھی آجاتیں تو پورا ڈراما خراب ہو جاتا۔ اسلیئے کہ ان کے لباس عجیب و غریب قسم کے ضرور تھے مگر پھر بھی ہمارے ڈراما کے زمانے کے نہ تھے۔ میں نے اپنی سہیلی ڈرومتی سے کہا کہ بہن کوئی ایسی ہی بات سوچو کہ ان لوگوں سے کہو تاکہ یہ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ اسپر ڈرومتی نے ان لوگوں سے کہا کہ "آپ حضرات مہربانی کر کے اب چلتے پھرتے نظر آئیں اسلیئے کہ ہم لوگ یک نفسیاتی (ڈرامائی) فلم تیار کر رہے ہیں اور آپ لوگوں کا حق ارتقار ابھی اس حد تک نہیں ہو چکا ہے حد تک کہ ہیروئن کے زمانے والوں کے لیے ضروری ہے" میرا خیال ہے کہ بہن ڈرومتی نے اپنے ذہن پر زیادہ زور نہیں دیا ورنہ وہ ان سنیٹیروں سے گفتگو میں اور زیادہ سمجھ سے کام لیتیں۔

ہر طرح جب ہماری فلم تیار ہو گئی تو اس کا نام گولڈ مارک صاحب کے دفتر کی ایک شخص خشم نے وسعت سے زیادہ قوی تجویز کیا۔ ڈراما میں اخلاقی سبق یہ تھا کہ لڑکیاں اپنے کو ہیں مرتبہ پر پہنچا سکتی ہیں بشرطیکہ وہ صنعا تامل کے ساتھ ذہنی ارتقاء کرنے لگیں۔ وہ آخری سین جہاں میں ایک مجلس روشن کرتے ہیں ایک نہایت ہی باریک پردے کے پیچھے کھڑی ہو کے اماں کو یاد کرنے لگی تھی خود مجھ کو بہت پسند تھا اسلیئے عجب نہ تھا کہ میں اور فلمیں بھی تیار کرتی مگر ایک مانع آ رہا تھا۔

اصل تو خود مجھے بچوں سے بڑی محبت ہے۔ دوسرے جبکہ کسی عورت کی شادی میرے شوہر کے سے دولتمند مرد سے ہوئی ہو تو ماں بننا اور بھی مرغوب طبع ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اس صورت میں کہ بچہ باپ سے مشابہ ہو۔ بہن ڈرومتی بھی کہتی ہیں کہ ایسے لڑکے کا وجود جو دولتمند باپ سے مشابہ ہو بالکل بیجا ہے؟

سبز دل ہو جائے۔ لیکن بہن ڈرومتی یہ کہتی ہیں کہ اگر وہ میری جگہ پر ہوتیں تو ایک سے زیادہ ہرگز نہ پیدا کرتیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "جو چیز بھی تمھارے میاں سے مشابہ ہو وہ ایک ہی کی تعداد میں بہت کافی ہے"؟ حقیقت یہ ہے کہ بہن ڈرومتی کی نظر میں جذبۂ مادرانہ کی کوئی وقعت نہیں ہے۔

ہر طرح مجھے اسی لیے سینا ترک کرنا پڑا کہ ہر ایک مشہور ایکٹرس کی طرح جن سے میں بھی واقف ہوں بے ایمانی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ان بہن نے کمپنی والوں سے "اپنا سائز" نہ کہا اور ایک بہت بڑے سیریل کے پیے کا نقد لکھوا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سیریل آدھا بھی نہ ہو سکا تھا کہ انکے پورے قد کی تصویریں لینا نامناسب معلوم ہونے لگا۔ اسلیئے اور بھی کہ وہ ڈراما میں ایک بھولی سی بن بیاہی لڑکی فرض کی گئی تھی۔ مجبوراً کمپنی والوں نے ان کے تمام سین اس طرح لینا شروع کیے کہ صرف انکا سر کسی جھاڑی کے اوپر سے یا کسی کھڑکی کے اندر سے دکھائی دے۔ نتیجہ یہ تھا کہ ان کے پیچھے اسی ایک کھیل میں تنے ڈراپ گرائے گئے جتنے کبھی کسی مشہور سے مشہور ایکٹریس کے لیے پوری عمر میں نہ گرائے گئے ہوں گے۔ لیکن ایسی تدبیر سے ڈراپ گروانا میری رائے میں بے غیرتی ہے۔

ہاں تو جب میرے میاں نے "میرا ارادہ" سُنا تو انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ہمیں اپنے دیہاتی مکان میں چل کے رہنا چاہیے۔ اور بچہ تا پیدا ہو وہیں پیدا ہو اور ہم نے یہ طے کیا تھا کہ جبتک وہ پیدا نہ ہو اور اسکے متعلق یہ نہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس صنف کا ہے ہم اسے "بچہ تا پیدا یا پیدا ہوگی" کہیں گے مگر میں بیبی لوک کو ترجیح دیتی تھی۔ اسلیئے میں نے ان سے کہا کہ تمھارا سارا خاندان فیلڈ لینا کے منصل میں پیدا ہوا ہے اسلیئے کچھ لئے ہوئے ہے کو کیوں نہ

جیسا اپنے نام سے بنک میں روپیہ جمع ہو ناہیں وقت بہن ڈرومتی ایسی فلسفیانہ بات کہہ دیتی ہیں کہ مجھے یہ خیال ہونے لگتا ہے "اگر ایسی ذہین عورت کیوں اپنا وقت اسطرح بیکار ضائع کرتی ہے"

ہاں تو میرا خیال یہ ہے کہ شادی کے بعد جتنی جلد کوئی عورت ماں بنے گی اتنی ہی زیادہ بچے میں اپنے دادا سے مشابہ ہونے کے موقع ہیں بس اس کا مرجع نہ مل سکے کہ عورت کی اوجہ کسی دولت



آنکھ مچولے کا کھیل

موقع دو کہ کہیں اور پیدا ہو؟"
میں نے ایک علمی کتاب میں جس کا نام مجھے
پرولیس کا انتظار ہے پڑھا ہے کہ ہمیں ایسی جگہ
رہنا چاہیے جہاں بہت سی آرٹ کی چیزیں ہمیں نظر
میں آئیں جہاں اچھے اچھے خیالات آ سکیں
اور جہاں اچھی اچھی نظمیں اور اچھے اچھے ناول
پڑھنے کو ملیں۔ مگر بہن ڈروتھی کہتی ہیں کہ
انھیں کبھی کبھی اور کتابیں بھی پڑھ لینا چاہییں
ورنہ اگر لڑکا ہوا تو وہ زنانی ٹوپیوں ہی کی دکان
رکھے گا۔"

ہر نوع میں نے اپنے میاں سے کہا کہ ہمیں
نیویارک چل کے رہنا چاہیے وہی ادب اور آرٹ
کا مرکز ہے۔ لیکن انھوں نے کہا کہ نہیں اپنے ہی
گھر رہنا چاہیے ہمارا گھر خود آرٹ کے نمونوں سے
بھرا پڑا ہے۔ ابا جان نے ایک عمر آرٹ کے مختلف
نمونے جمع کرنے میں صرف کر دی ہے۔ ان کا
کہنا ہے کہ یہی صحیح ہے اپنے گھر میں بہت کافی

تصاویر چھوٹی لڑکیوں کے مجسموں کی موجود ہے۔
وہ اس خوبی سے بنائی گئی ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ بس وہ اپنے ہاتھوں کے سینوں سے لگ کے
چھاتیوں اپنے ہی کھیں گی۔ ان مجسموں کے علاوہ
تین شیشے کے صندوق پرانے زمانے کی گڑیوں
سے بھرے ہوئے ہیں۔ [illegible] ایک پورے
قد کا [illegible] ہے جو [illegible]
میں بنا ہوا ہے۔ ان تمام چیزوں کے علاوہ
اس گھر میں سات ہلنے والے لیمپ بھی
موجود ہیں۔ اسی لیے انھوں نے کہا کہ اپنے
گھر میں جب اتنی چیزیں آرٹ کی موجود ہوں تو
بھلا نیویارک جانے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن
میں نے ان سے کہہ دیا کہ ہمارے گھر کا آرٹ پرانا
ہو چکا اور نیویارک کا آرٹ ابھی بالکل نیا ہے۔
میں آئی ماؤں اور نرسوں سے مل کے پوچھ سکتی ہوں
کہ آخر انھوں نے اس بچے کو کیوں بنا [illegible]
کچھ نہ کچھ حاصل ہی کر سکتی ہوں۔

لیکن وہ اسی پر مصر ہیں کہ نہیں ابا جان ہی کے
ساتھ رہنا چاہیے۔ بات یہ ہے کہ وہ اپنے ابا جان
کی ایک عادت چھڑانا چاہتے ہیں جو میاں کا
سن ٹوٹنے سے زیادہ ہے مگر ان کی عادت یہ ہے
کہ جہاں کوئی نئی نرس ان کی تیمارداری کے لیے
بلائی گئی اور انھوں نے جھٹ ایک نیا وصیت نامہ
لکھ ڈالا۔ ان کی تو یہ خواہش ہی ہے کہ بصورت
ڈھونڈھ کے رکھی جائے مگر بڑے میاں [illegible]
سے باز نہیں آتے۔ ہم لوگ ان کی اس حرکت سے
یہاں تک عاجز آ گئے ہیں کہ بعض وقت یہ کہہ اٹھتے
ہیں کہ خدا کرے کہ وہ کسی طرح اچھے ہو جائیں
یا کچھ اور ہی ہو رہے۔

بڑی بی بی بھی بڑے میاں کے قدم بقدم یا پہلو
بہ پہلو ہیں۔ آپ ہی انصاف سے فرمائیے جب
[illegible] کی بڑھیا ہمیشہ یہ سمجھے کہ لاکھوں کی جائداد
اسپر [illegible] عاشق ہے تو آخر جائداد کا
کتنا خیال کیوں نہ ہو جائے؟ (باقی آئندہ)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

پیشی عام و نوٹس کے لیے

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ [illegible])

نمبر مقدمہ [illegible]

[illegible] تحصیل [illegible] ضلع فرخ آباد

[illegible]

بنام

[illegible] مدعا علیہ

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

تہو قابل [illegible]

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ [illegible]

عدالت [illegible]

[illegible] مدعی

[illegible] مدعا علیہ

[illegible]

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

بعدالت جناب مولوی [illegible] الدین احمد [illegible] صاحب

منصف [illegible] لکھنؤ

نمبر مقدمہ [illegible]

[illegible] ولد [illegible] صاحب مرحوم ساکن محلہ [illegible] شہر لکھنؤ .... مدعی

بنام

[illegible] .... مدعا علیہم

[illegible]

دوسرے مدعی [illegible] کرو اور بیان تحریری بتاریخ [illegible] داخل کرو۔

آج بتاریخ [illegible] میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت



جان بل :- (پونڈ سے) چھپ دکھلا جا بانکے سنوریا دھیان رہے موہے تورا رے ؛

پونڈ :- ملاقات ما و شما قیامت افتاد کاغذی تصویر حاضر ہے۔ اگر عشق صادق است ہمیں بس است ؛


اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخ - قنوج - حیدرآباد دکن - دہلی
تار کا پتہ
عطا لکھنؤ
ٹیلیفون
۱۳۹

تفویض

"نوشابہ نصیب"

"مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی کی ایک مختصر کہانی تفویض کے نام سے دفتر میں موصول ہوئی۔ ہم نے حسب عادت بوزنصیب کی خدمت میں کتاب ارسال کر دی۔ مرزا صاحب کے انداز کی تحریر کو بوزنصیب خوب جانتی پہچانتی ہیں۔

چنانچہ صرف سرورق ہی دیکھ کے بوزنصیب نے اعتراض جڑ دیا۔ بولے ہوے "میرزا کیسا؟ کیا چغتائی صاحب سادات" (سید اولاد رسول) ہیں؟ کیا آمو ان مجھ سے بڑی چوک ہوئی جا اولاد رسول سے زبان لڑ بیٹھی۔ مگر شفقو چودہ سید ہیں۔ تو چغتائی کے کیا معنی۔ چغتائی تو مغلوں کی ایک نسل کا نام ہے۔ پھر مغلوں کی نسل "میرزا"؟



آج سے پہلے جو مسئلہ دورہ ... تھا اب چند دنوں تک مفت ارسال کیا جائے گا۔ جو مسئلہ دنیا بھر کے اطبا و ماہر ... کے ... سے ... استعمال کرنے سے ... تفصیل ہوگی۔ مثلاً ... مقصد ... لیا بیٹا ... استحان ... حسب منشا ... لینا۔ جس کو ... کر لینا۔ ہر قسم کے مرض سے نجات حاصل کرنا اور ... کا حال ... معلوم کر لینا۔ بھوت پریت وغیرہ کو ... کر لینا۔ ... کے مرض سے نجات پانا۔ ... سے گفتگو کرنا ... وغیرہ کے استعمال سے ہر قسم کی مشکل سے نجات ملتی ہے ... کا ... ہوگی اور فتح ہوگی ... چند دنوں کے لیے مفت ہوگا۔ اس میعاد کے گزرنے کے بعد ... قیمت ... ہوگی۔ ... محصول ... ہوگا ... محصول ... دے گی۔ ... کے ساتھ ... نہیں ... کی ... ہوگی۔ ... ایک ... کا حال بتایا جائے گا ... دوسری ... حضرات کو ... انعام دیا جائے گا۔ ... مرد و عورت دونوں ... منگا لیں۔

دی ... کمپنی نمبر ۲۳ مسجد ... اطریٹ کلکتہ

(بقیہ) عیسائیوں کو ... جس میں ... ہوا معلوم کیونکر ہو سکتی ہے معلوم ہوا کہ بوزنصیب صاحبہ عرب ... میرزا کا فرق بھی نہیں جانتیں۔ بیگ اور چغتائی کبھی میرزا نہیں ہو سکتا۔ میرزا ... نے سید وں کے واسطے ایجاد کیا تھا آج بھی ... ایرانی ... "سید" ... سید یا میرزا کہلاتے ہیں ایک حرف علت کا فرق مرزا اور میرزا میں ہے۔ "اعتراض ... اتنا تھا۔ ہم ... ہے جو کچھ کتاب کے متعلق انھوں نے ارشاد فرمایا وہ بیچ ذیل ہے۔

"ہم اپنے دوست مرزا عظیم بیگ چغتائی سے شکرگزار ہیں کہ ان کی بدولت بوزنصیب کا ذہن کھلا ... کے بعد بولنے زبان کھولی۔" (اڈیٹر)

رہی یہ "تفویض" کیا۔ تفویض کے معنی ہیں "سونپنا" اور "سپرد (چھوڑ) کر دینا"۔ ارے تو مرزا نے اپنی کون سی امانت کسی کے سپرد کی ہے؟ بھئی اب تو لوگ عربی کے محاورات ہی نہیں کرتے۔ جو اس کتاب کا نام "تحقیق" رکھتے تو کیا خرابی تھی؟ سب سمجھ لیتے کہ مصنف نے عورتوں کے نام "تحقیق" نامہ لکھ دیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔

"تم سچا ہم سچی"۔

"سچا اور سچی" کا تقصد اتنا مشہور ہے کہ مرزا کا مطلب سمجھنے میں کسی کو دقت نہ ہوتی۔ اور جو کبھی ... سے جس کا جی چاہتا معنی پوچھ لیتا ڈکشنری اور بڑے بڑے لغات ڈھونڈنے کی ضرورت نہ ہوتی اور جو علمی اصطلاح کے بغیر کھانا ہی ہضم نہ ہوتا تھا تو ... "طلاق تفویض" نام رکھا ہوتا۔ نام زیادہ مکمل ہو جاتا مگر معنی کھل جاتے یعنی مرد عورت کے نام طلاق کا مختار نامہ عام لکھ دے کہ تمام کام میری منکوحہ مختار یہ کے عمل کرو۔ ذات خاص میرے کے منسوب ہونگے اور مجھ کو اب دستاویز نا کو طلاق وغیرہ کے اجرا میں کسی قسم کا عذر و حیلہ نہ ہوگا اور اگر ایسا تا کوئی عذر حیلہ کروں تو شرعاً غدار و حاکم وقت کے قابل سماعت نہ ہوگا۔ لہذا یہ چند کلمے بدرستی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ کے بطور اختیار نامہ طلاق کے لکھ دیے کہ سند رہے اور عند الضرورت کام آئے۔

اور جو ہوگا "تفویض" ہی سہی۔

زرگر! میں نے یہ کتاب سرے سے اخیر تک پڑھی اور حیرت میں پڑ گئی کہ مرزا کو بہت زمانے کے بعد ہوش آیا۔ معلوم ہوتا ہے انھوں نے میری تحریریں اور بیگم صاحب (متعلق آرا بیگم) کے خطوط شاید دیکھے ہی نہیں۔ "تفویض" میں جو کچھ لکھا ہے وہ میں پہلے ہی لکھ چکی ہوں۔ عورتوں کے حقوق پر جب ان کے حمایتیوں نے تندہ باندھا اور بیچ میں ... لگانے کی ٹھانی۔ عورتیں ان کے علاوہ کانے میں آ گئیں انھوں نے بھی ... سے ... کمر باندھی۔ جلسے ہونے لگے چھپی ہوئی کتابیں ... تو میں نے ان عورتوں اور ایسے مردوں کو جن میں چغتائی صاحب کی ذات زیادہ ... نمایاں ہے یہ مسئلہ بتلایا تھی کہ نکاح میں عورت کی طرف سے ایجاب اور مرد کی طرف سے قبول ہوتا ہے۔ طلاق مراد ہے اس قبول کے رد سے جو کہ عقد یا معاہدے کے فسخ یا قبول سے انکار کا حق قبول کرنے کے اختیار میں ہے۔ مثلاً کوئی شے بیچی جائے تو ... قبول یعنی بیع اور قبلہ کے بیچنے والے کو واپس لینے کا حق نہیں رہتا۔ چند روز کے بعد خریدار کہتا ہے کہ میں یہ شے واپس کرتا ہوں۔ بائع کہتا ہے کہ تم نے اسے استعمال کیا لہذا تمھیں پھیرنے کا اختیار نہیں۔ مشتری کہتا ہے کہ میں قیمت نہیں مانگتا اپنا مال اپنے پاس رکھو میں اب اسے استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ دنیا میں کوئی قوت ایسی نہیں جو کسی کو کسی چیز کے استعمال کرنے پر مجبور کرے۔ یا با وجود انکار اس چیز کو انکار کرنے والے کی "ملک" میں داخل کر دے۔ ایک تو یہ صورت ہوئی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنی چیز ... جا ہے۔ اس کی دو شقیں ہیں ایک کہ بیچنے والا پائی ہوئی قیمت واپس نہ کرے دوسرے یہ کہ پائی ہوئی قیمت بھی حاضر کرے اور حق استعمال سے مشتری کو بری بھی کر دے۔ عقد بیع و شری اور عقد نکاح میں تھوڑا ہی سا فرق ہے جسے مرد دوری اچھی طرح جانتے ہیں جب اچاری پابند کھی گئی تو دوری جاہل کیا جانے۔ ہاں یہ جانتی ہوں کہ نکاح کی سی شرطیں "دنیا میں ضرب المثل ہیں۔ ہر شرط کا شرط کے پورا نہ ہونے پر باطل ہو جاتی ہے۔ عورتیں ایجاب کے وقت شرطیں کرنے میں پوری آزاد ہیں۔ گو وہ یہ حوالے کر کسی میاں ... طبیعت کا کوئی ٹھیک نہیں ہو گی جیسا

پردہ بھی چھوڑ دیا ہم انسانوں کا ساتھ ہی بیگم۔ جس میں لکھتے ہیں کہ جس بچے چھوڑ دے وہ لیکر دیکھا ماں بچے ایک کو گرا دوسری کو چھوڑا۔ جس نے پیدا اور جو بچے مردوں سے رضی نہیں اور ہم بھی ہیں تو ہوا بھی میں ہیں اس مسئلہ کو موجود ہوں مگر جب تم نے کوئی نہیں حرکت کی جو میری رضی کے خلاف ہو تو مجھے گوارا نہ ہو گی۔ نہ میں تمہاری نہ تم میرے ہو اس فرمان پر عمل تو تمہیں کہ وہ ماں باپ کی بیٹی ہوں جب تک کہ تم نے پانی اور میرے پانی نہ پیا ہوگا دیکھی تو گھر کا۔ ہے تو کوئی پھر کوئی حیل حجت نہ کرنا۔ اور ماؤں کو چھپانا نہ کہیں خود قرآن کی راہ سے بالکل جائز ہوگی۔ شریعت کی اس اجازت سے عورتیں پورا فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ آج زنانی انجمنیں ہیں وہی ہیں عورتوں میں لکھنے پڑھنے کا رواج بڑھ رہا ہے۔ وہاں وہ نہیں کہ ہندوستان بھر کی عورتیں یک زبان ہو کر اس اجازت نامے یا قانونی نامہ پر دستخط کرائیں اور شوہر تک نکاح پہنچا دیں۔ اس کی کوشش ہونا چاہیے مگر کرنا تو یہ آج پہلے وہ نہیں کیا جاتا اس پر زور دیا جا سکتا ہے۔

کو عزت دار کی جائے یا علاقہ پر کے عوض عہدہ پر کوئی جائداد اپنے قبضے میں کرے۔ یہ بھی اگر کہ میاں نے یا سسر نے اپنی بیوی کو مہر میں علاقہ کی رسالت کی نقل مجھے ایک مولوی صاحب نے بتائی تھی۔ مولوی صاحب لکھنؤ کے ایک لڑکے کو اپنے تنخواہ دے چکے ہیں۔ دیہات میں رہنے والے لڑکے کے یہاں سے چیلی ہی سامان آیا تھا وہ چیلی ہوئی مگر کہا کہ بڑا تنخواہ دار چیلی ہوگا۔ بار لڑکا کہ مولوی صاحب جب پڑھنے لگے تو حرکت کرتے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ بھئی یہ کیا خرابی ہے چیلی کا اگر نہیں بنا جاتا تو میں نے اس کا استعمال کر دیا ہوں۔ علاقہ کو پاس کر لی ہے مجھ کو حق مہر حاصل ہو جائے جب سے پڑھ رہا ہوں۔ اگر وہ لڑکے چیلی کا علم نہ ہوگا تو یہاں آخری نتیجہ پر کہ نیلام ہو کے میری تنخواہ پھر مجھے دیا جائے گا باقی زندگی ایک کو ملے گا۔ جب سے علاقہ پار ہو گیا کوئی جائداد کرا نصیب نہ ہوا بہت عرصہ ہو گئیں۔ یہ ہیں نہ ہی گزشتہ تحریروں میں ادھوری تحریر جاری ہیں۔

کہیں بھی گورنر کی احسان فرمائی دیکھ کے کہ عورت کی بہو تین چار برس کے بعد انہیں اللہ نے ایک بچہ کا گرز دیا کی نقل یہ کہ منتشر ایک کتاب تیار کر کے ہندو اسلام سمجھے یہ تو تحقیق کی ہر کتاب ہر حوالہ سے مانا اٹھانے کا احسان تسلیم نہیں کرتی۔

اچھا خیر وہ اگر نہ ہی کے زیر بار احسان ہوں کہیں مگر اتنا یاد رکھیں یہ آخر ہم کس کی جان جیں کا حق ہیں ماؤں کی جن کی مسلمانوں کا ہوا کبھی نہ بھولے گی۔

اس کتاب میں مولانا نے ایک انگشت نما مثال تجویز کی لیا ہے کہ مسلمان بھولے بھٹکے ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ مولویوں نے اسلام کے قاعدے بدل دیئے ہیں جس میں اصول بدل جاتے نہیں ہوتا۔ تو قرآن کا کہیں ذکر نہیں ہے پیروں کو کہا گیا ہے اس تحریر میں ایک جگہ ذکر ہے مولانا لکھتے ہیں کہ ہمارے ہو گئے کب؟ اور کیا اس وقت پاس کر لیتے کے بعد۔ علاوہ ایک مولوی نے چند قانون کے بارے میں بحث چھا گئی تھی مولانا کے بعد اس مولوی صاحب کا جواب مولوی تھا حنفی اور کتاب حدیث کس بات کی یہ لکھے کر کہ کوئی کار اور مولوی کو پڑھا ہے۔ ان میں انہوں نے ہر مسئلہ پر مسئلہ کی بحث کر دی ہے۔

بصحت عوام تشہیر کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

بصحت عوام تشہیر کے لیے

سمن جاسکے قرار داد امور تنقیح طلب

منصف مقدمہ

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

اطلاع تاریخ بغرض تصدیق مرتب اشتہار نیلام

[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

وقت حاضری [illegible] ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) سو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی روک دی جائیگی۔
(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

علاوہ خاص حالتوں کے بدلے پرچے واپس بھیجئے۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کی حرکت کو کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے علمی پہلو پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد و ہوریاں اس کتاب میں انہی سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔ ۱ ۞ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ